دہلی اردو اخبار

نمبر 224

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

6/جون 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

اے شیکسپیئر صاحب اسسٹنٹ کمشنر اضلاع میرٹھ کے ہوئے ولیم رچرڈ کنو ے صاحب فتح پور کے ایکٹنگ جج کو اپنے ہی کام کے لیے ایک مہینے کی رخصت حاصل ہوئی رخصتِ مذکور اُس تاریخ سے شمار کی جائے گی جس سے کے صاحب ممدوح طامس پیری وڈ کاک صاحب کو جو کہ اُن کی غیر حاضری میں یا جب تک کہ کوئی اور حکم صادر نہ ہو اُس کے عوض کام کرنے کے لیے مقرر ہوئے ہیں اپنا کام سپرد کرے گا ایڈورڈ طامس صاحب علی گڑھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے چھ مہینے کی رخصت عنایت ہوئی میر محب الدین قانون نویں 1833 کے بہ موجب ضلع پانی پت کے ڈپٹی کلکٹر کو 3/نومبر اور 31/دسمبر 1840 کے حکم نامہ کے رو سے جو رخصت حاصل ہوئی تھی اُس کی ترقی کے واسطے 13/جنوری سے 4/فروری تک اور عنایت ہوئی اڈورڈ طامس کالون صاحب دہلی کی جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ایک مہینے اور تیرہ روز کی رخصت عنایت ہوئی ولسن صاحب اور پراویٹ صاحب کو جو عہدہ حکم نامہ مورخہ ماہِ حال کے رو سے فرخ آباد اور بلند شہر میں عنایت ہوئے ہیں سو بجائے نویں کے 21/اپریل ماہِ گذشتہ سے آغاز ہوں گے ایف ایس ہیڈ صاحب مراد آباد کے جوائنٹ مجسٹرٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا اس عہدہ کا تقرر 12 ماہِ حال سے شروع ہو گا غلام محمد مصطفیٰ جونپور کا صدر امین جو کہ بالفعل صدر امین اعلیٰ کا کام کرتا ہے جب کہ صدر امین اعلیٰ اپنے کام پر آجاوے گا تب وہ ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کا کام کرے گا قاضی ضیاء اللہ منصف جونپور کا صدر امین کے کام کرنے پر بحال رہے گا جب انتظام مذکور بالاظہور میں آوے گا تب محمد لطیف جو کہ حکم نامہ مورخہ 19 ماہِ گذشتہ کے رو سے جونپور کے ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کے کام کرنے کے لیے مقرر ہوا تھا گورکھپور میں اپنی صدر امینی کا پھر کام کرے گا جارج فیڈرک ایڈمنس جب تک کہ کوئی اور حکم صادر نہ ہو میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔

فورٹ ولیم

لے ِجس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ 26/ماہِ اپریل 1841 مسودہ قانون مندرجہ ذیل کا کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ

26/ ماہِ اپریل 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 جو جواضلاع کے پریسیڈنسی کے شہروں سے متعلق نہیں ہیں اُن کے باشندوں کو تندرستی اور آسائش عموم کے لیے پیشتر سے زیادہ تدابیر مناسبہ کرنے کا قانون ہذا کے رو سے اختیار ہے۔

1۔ حکم ہے کہ اگر کسی پریسیڈنسی کی گورنمنٹ کو واضح ہو کہ اُس کے علاقہ میں کسی ضلع کے زُوئلٹ باشندے گرہستی بہ لحاظ تعداد اور مال کے اس امر کے طالب ہیں کہ شاہراہ اور [ص 1 کالم 2] سڑک کی ترمیم اور روشنی اور نگہبانی کرنے اور بدررو یعنی موری بنانے یا تالاب کھودنے وغیرہ یا ایسے ہی اور امورات کی بابت پیشتر کی نسبت تدابیر مناسبہ کریں تو اُن کو گورنمنٹ ضلع مذکور کی مفصلہ ذیل کے طریق پر اختیار دے سکتی ہے۔

2۔ حکم ہے کہ ہر ایک پریسیڈنسی کی گورنمنٹ کو جب خود اشخاص مرقومۃ الصدر یا اُن کی طرف سے کوئی اور اُمورِ مذکورہ کی بابت کسی ضلع میں درخواست گذرانیں تو جن کے نام سے کہ درخواست گذری اُنہیں گویا اُن میں سے جتنوں کو جو ضلعِ مذکور کے باشندہ ہیں مناسب متصور ہوں سرانجام امور مطلوبہ کے باب میں ساعی ہونے کے لیے ضلع کی کمیٹی ہونے کا اختیار دیوے۔

3۔ حکم ہے کہ اجرائے امورِ مذکورہ کے واسطے ٹیکس یعنی باج مقرر کرنے اور بندوبست ضروری عمل میں لانے اور جتنے ملازم درکار ہوں ان کا مشاہرہ مناسب ٹھہرانے کا کمیٹی مذکورہ کو اختیار ہے بشرطیکہ بدون حکم خاص پریسیڈنسی مذکورہ کی گورنمنٹ کے کسی صورت میں ضلع کی اشیائے غیر منقولہ کی مالیت پر فیصدی سے زیادہ نہ لی جاوے اور کہ کسی ایک سال میں بھی باجِ معینہ سے زیادہ نہ لیا جائے گا اور کہ ضلع مذکور کے باشندوں کی طرف سے کمیٹی مذکورہ نے جو کچھ بندوبست کیا ہو اُس کی بابت اہل کمیٹی موصوفہ میں سے کوئی ایک شخص خاص ذمہ دار نہ ہوگا۔

4۔ حکم ہے کہ جو زر گرہستیوں سے وصول ہوا اُس کی حفاظت کے باب میں جو جو دستور العمل مناسب متصور ہوں اُن کو ہر حال میں ہر ایک کمیٹی کی ہدایت کے لیے پریسیڈنسی مذکورہ کی گورنمنٹ مقرر کر سکے گی اور اگر گورنمنٹ کو ایسا دریافت ہو کہ اہالی کمیٹی میں سے کس کے باعث زر امانت میں خلل اور اجراء کار میں ہرج واقع ہوتا ہے تو اُس شخص کو کمیٹی مذکورہ خارج کرنے کا اختیار ہے اور جس حالت میں کہ اہالیانِ کمیٹی ایک مہینے کے عرصہ میں کسی شخص کو اُس کے مقام پر گورنمنٹ کی خاطر جمعی کے موافق معین نہ کریں تو گورنمنٹ خود تعین فرماوے گی۔

5۔ حکم ہے کہ اگر اہالیان کمیٹی صاحب مجسٹریٹ یا صاحب جسٹس آف دی پیس کے حضور میں عدمِ ادائے زرِ معینہ کے بابت کسی پر نالش کریں تو صاحبانِ موصوفین کو لازم ہے کہ قانون دوم 1839 کے بموجب شخصِ مذکور سے دلوادیں۔

6۔ حکم ہے کہ اگر زرِ مجوزہ میں کسی نوع کی خلاف سرشتگی پائی جاوے تو بھی ناجائز نہیں ہوسکتا مگر یہی کافی ہے کہ جس شئے پر باج لگائی گئی یا زرِ مذکور کے مطالب کے لیے مقرر ہوئی بخوبی ثابت ہو کہ فی الحقیقت شئے مذکورہ وہی ہے اور املاک یا دخیل کا نام ثبت کرنا کچھ ضرور نہیں اور جمیع اسباب جو کبھی اُس ملک کی سرحد میں پایا جائے زرِ مذکور کے ادا کرنے کے لیے صاحب مجسٹریٹ یا صاحب جسٹس آف دی پیس کے وارنٹ کے ذریعہ سے ضبط ہوکر فروخت ہوجائے گا۔ حکم ہوا کہ یہ مسودہ اطلاع عام کے لیے مشتہر کیا جاوے۔ حکم ہے کہ یہ مسودہ نظر ثانی کے لیے ممالک انڈیا کی لے جس لیٹو کونسل کے اجلاس میں [ص 2 کالم 1] 26/ جولائی آئندہ کے بعد درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کی نظامت عدالت کا ممالکِ مذکورہ کے صاحبانِ مجسٹریٹ کے لیے از بسکہ اکثر یہ رواج ہے کہ جو جو فوجداری کے نقشہ پہلے نمبر سے لے کر ساتویں تک بعضے ضلعوں میں سے صاحبانِ عدالت کے حضور مرسول ہوتے ہیں تو اُن پر صرف صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کی صحیح ہوتی ہے گویا کہ صاحب مذکور کے ذمہ سرشتہ مرقومہ بالکل سپرد ہے۔ لہٰذا صاحبانِ عدالت از روئے گورنمنٹ کے سرکیولر آرڈر کے جوڈیشیل ڈیپارٹمنٹ میں مورخہ 9/ ماہِ گذشتہ کا اور آگرہ گزٹ مورخہ 17/ ماہِ مذکور کا اشتہار کیا گیا خصوصاً دفعہ ساتویں کے بہ موجب ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ کسی قدر فوجداری کا کام جوائنٹ مجسٹریٹ کے ذمہ تفویض ہووے پھر بھی نقشہ مذکورہ ضرور خود صاحب مجسٹریٹ سے جس کے ذمہ بالکل جواب دہی ہے ملاحظہ اور صحیح کیے جاویں۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے سرکیولر آرڈر ممالک مذکورہ اور ساگر اور کماؤں کے حاکمانِ دیوانی اور فوجداری کے لیے۔

1۔ جن جن عہدہ داروں کے عملہ کے واسطے سرکار سے سائر خرچ عنایت ہوتا ہے اُن کی صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالت صاحبانِ ملٹری بورڈ کی تجویزات سے مطلع فرماتے ہیں کہ جس سے سائر کا خرچ صرف بیجا جو پیشتر مروج تھا اور اب بھی بحال رہنے کا خوف ہے موقوف ہووے۔

2۔ سائر خرچ کی تخفیف کرنے کے لیے صاحبانِ بورڈ فرماتے ہیں کہ جتنا خط خطوط کا مضمون ہو اتنے ہی کاغذ پر تحریر کرنا چاہیے پس تجویز مذکورہ سے بالفعل کا روپیہ جس سے چند سطروں کے لیے ایک تختہ انگریزی کاغذ کا ضائع ہوتا ہے موقوف ہوجاوے۔

3۔ ایک صفحہ کے خطوط کے واسطے صرف آدھا ہی اور چند سطروں کے لیے فقط چہارم تختہ کافی ہوگا۔

4۔ انگریزی کاغذ کے لفافوں کا صرف جو ضلع ساگر میں مروج ہے سو صاحبانِ بورڈ موصوف کی رائے محض فضول اور بیجا متصور ہے کیوں کہ ہندوستانی کاغذ بھی اُس امر کے قابل ہر قسم کا مل سکتا ہے لہٰذا رواج مذکور کو ترک کرنا مناسب ہے صاحبانِ عدالت ہدایت کرتے ہیں کہ بڑے بڑے خریطوں یعنی کیفیات اور مقدمہ کی مثل کے لفافوں کے لیے وہ مضبوط اور پائیدار کاغذ جو کماؤں میں بنتا ہے مفید ہوگا کیونکہ کاغذ مذکور مستعملہ حال کے کاغذ کی نسبت کم کڑکتا اور ارزاں بھی ہے اور ضلع مذکور کے حاکمانِ دیوانی کی معرفت بے محصول ڈاک حاصل ہوسکتا ہے اس مقام پر یہ ترقیم کیا جاتا ہے کہ دس روپیہ سے زیادہ وزن کے خریطوں کو اگرچہ یہ دستور کم مستعمل ہو لیکن کپڑے میں لپیٹنا لازم ہے۔

5۔ صاحبانِ بورڈ اس امر کے شاکی ہیں کہ ایک قسم کے عہدہ داروں کا اخراجات مذکورہ کے بابت طریق یکساں اور ایک انداز نہیں اور نہ کوئی ایسا دستور العمل ہے کہ جس سے رپورٹ اور کاغذات کے [ص 2 کالم 2] نقشے اور اُن کے تیار کرنے میں جتنا کاغذ صرف ہوتا ہے اُس کا طول وعرض اور مقدار دریافت ہووے کیونکہ بدون اس امر کے کاغذ کی آمد اور خرچ کا ایسا انتظام ہونا کہ جس سے نہ ضائع ہو اور نہ کمی پڑے ناممکن ہے اور صاحبانِ موصوف فرماتے ہیں کہ اکثر ایک قسم کے عہدہ داروں کی درخواست میں جن کا عملہ برابر بلکہ اُن کا کاروبارِ متعلقہ بھی مساوی ہے سائر خرچ کے اقسام اور مقدار کا اس قدر اختلاف ہے کہ اُن کے رو سے اس امر کا بندوبست ہونا محال ہے۔

6۔ اس نقص کی اصلاح کے بابت صاحبانِ بورڈ نے صاحبانِ عدالت کو صلاح دی ہے کہ اس امر کے واسطے ایسا دستور العمل ٹھہرانا چاہیے کہ جس سے ہر نوع کے خطوط اور رپورٹ یا ریٹرن جو اُن کے پاس مرسول ہوں اُن کے کاغذات کا طول اور عرض و مقدار معین ہووے اور دستور العمل مذکور پر قرارِ واقعی عمل کرنے کا ارشاد فرمادیں مگر اس امر کا بجالانا دشوار ہے کیونکہ ان اضلاع میں اکثر ریٹرن اور کیفیات کے واسطے چھپے ہوئے نقشے مستعمل ہیں جن سے معلومات حاصلہ کے اقسام اور انواع کے ملاحظہ کرنے سے کاغذ کا خرچ بیجا اور فضولی متصور نہیں اور جو کیفیات قلمی ابلاغ کی جاتی ہیں اُن کے بابت ایک قاعدہ عام معین کرنا محال ہے مگر البتہ سرشتہ کے مہتمم کی تھوڑی سی تقید بھی کاغذ کے صریحا خرچ بیجا کی ممانعت کے واسطے کافی ہے چنانچہ عہدہ داروں کی اکثر ضلع بہ ضلع تبدیلی کے سبب اگر اس امر میں غور فرمادیں تو اُن کو ہر ایک سرشتہ کی آمد و خرچ کے مقابل کرنے سے انتظام کافی ووافی کرنے کا قابو مل سکتا ہے اور ہرگاہ کہ ایک سرشتہ کا ٹھیک اندازہ معلوم ہوا تو اُسی کے مثال اور سرشتوں کا بھی انتظام ہوسکتا ہے۔

7۔ سرکولر آرڈر نمبر 171 / اور خہ 13 / جولائی 1835 کے رو سے مقدمات فوجداری کی کیفیات سالیانہ اور ششماہی کی جو دو نقلیں مرسول ہوتی تھیں سو اب ایک ہی کافی ہے کیونکہ جو نقل گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے

ابلاغ ہوتی تھی سوائنہی کے حکم سے موتوف ہوئی۔

8۔ صاحبانِ بورڈ نے جس قاعدہ پر کہ سائر خرچ کے بابت تخفیف کی اُس کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ عہدہ داروں نے اپنی درخواست میں سائر خرچ کو معمول سے زیادہ طلب کرنے کی موجبات اور کچھ حساب مندرج نہیں کیا۔لہٰذا صاحبانِ موصوف نے اشیائے مطلوبہ کی درخواست کو معمول سے زیادہ ملاحظہ کر کے جب کوئی وجہ نہ پائی تو قلیاً عنایت کیا۔

9۔ آخر کار صاحبانِ عدالت ارشاد فرماتے ہیں کہ چونکہ اس امر فضول کی امتناع کی بابت شبہ کم استطاعت رکھتے ہیں لہٰذا حاکمانِ اضلاع کو زیادہ تر واجب اور لازم ہے کہ اُس کی تکمیل کرنے میں ہمارے مدد و معاون رہیں کیونکہ بدون اُس کے جو انتظام کہ گورنمنٹ کے حکم مورخہ 8 رمئی 1839 کہ بہ موجب صاحبانِ عدالت کو عہدہ داران جوڈیشیل کے اخرجات کے امتناع کی بابت کرنا چاہیے سو ہر آئینہ محال ہے. موزلی امتھ رجسٹر۔

سندھ

از روئے مضمون ایک چٹھی صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے جو کہ اس میں صاحب کمانڈنگ امیر یا سندھ کے [ص 3 کالم 1] تھے یہ حال ظاہر ہوا کہ بہ باعث زیادتی اور بدعت سپاہ اور بھیر و بنگاہ انگریزی کے شہر روری اور سکھر میں امیرانِ خیر پور نے بہت تکرار اور شکایت صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کو لکھی تھی سو صاحبِ موصوف نے صاحب کمانڈنگ کو لکھا ہے کہ ایسے وقت میں سردارانِ مذکورین کی رعایا کو ایذا پہنچانی نامناسب ہے بلکہ چاہیے کہ اس وقت میں اُن کی بہت خاطر داری ملحوظ رکھیں چنانچہ صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے ایک جمعدار چپراسیوں کا واسطے ہمراہی سردارانِ روری کے تعین کیا تا کہ بروقت واقع ہونے جھگڑے یا لڑائی کے درمیان رعایائے سندھ اور سپاہِ انگریزی کی دونوں کو صاحب پولیٹی کل ایجنٹ یا صاحبِ اسسٹنٹ کے پاس سکھر میں لے جاویں اور صاحب کمانڈنگ کو لکھا کہ آپ سپاہ کو حکم دیں کہ جو کوئی سپاہ میں سے درمیان شہر روری یا سکھر یا گرد نواح کے گاؤں میں کوئی کام خلاف آئین کرے گا وہ سزا ویسی ہی پاوے گا جیسی کہ تمام کچہریوں میں سرکار کمپنی کے لوگ پاتے ہیں یہ بھی سنا جاتا ہے کہ میر رستم خاں امیر خیر پور نے بھی حیدر آباد میں لکھ بھیجا ہے کہ مجھے صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کہتے ہیں کہ صاحبان جنگی اور حاکمان سپاہ پر کم نالش کرو۔

فوتِ راجہ کشن گڑھ

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ راجہ مسند نشین ریاستِ کشن گڑھ کا مر گیا لیکن ابھی حال مفصل بیماری وغیرہ راجہ موصوف کا بخوبی ظاہر نہیں ہوا کہتے ہیں کہ ملک میں راجہ متوفی کے بہت بے انتظامی تھی۔اب اس میں شک نہیں کہ بے انتظامی دو چند ہو جاوے گی۔سنا جاتا ہے کہ راجہ متوفی لاولد تھا اور نہ کوئی قرابتی اس کا ہے کہ وارث مسندِ راجہ کا

ہو سکے نظر بریں اغلب ہے کہ یہ ریاست بھی ملکِ گورنمنٹ میں شامل کیا جاوے گی جودھ پور میں درمیان ٹھاکروں اور سپاہ راجہ کے کچھ لڑائی ہوئی اور ہوا چاہتی ہے۔

دوست محمد خان

اخبارِ کلکتہ مورخہ 4/ ماہِ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خان کلکتہ میں داخل ہوئے اور جس دن کہ بابت سالگرہ ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ فرمانفرمائے ممالکِ انگلستان کے جشن طرف ایوانِ گورنری میں آراستہ تھا اُس دن امیر موصوف بھی وہاں موجود تھے۔ کہتے ہیں کہ امیر دوست موصوف بہت ملاقات کرنے سے تنفر رکھتے ہیں۔

پنجاب

دریافت ہوتا ہے کہ سرکش سکھ لوگ قریب چار رجمنٹوں اور توپوں کے حال نزدیک آنے سپاہِ انگریزی کا سن کر درمیان پشاور اور اٹک کے دریائے کابل میں کسی جگہ سے عبور کیا اور کپتان برودفٹ صاحب کو مع کاروان کے بہ امن وامان گذرنے دیا چنانچہ توقع تھی کہ قافلہ مذکور 28/ تاریخ ماہِ گذشتہ کو پشاور میں پہنچے گا سپاہِ انگریزی جو کہ مراجعت کرتی تھی جمرود میں پہنچی جنرل ادیطویلہ صاحب اُن کی ملاقات کے واسطے تشریف لے گئے بالفعل پشاور اور اس کے گرد و نواح میں بہت امن وامان ہے اگرچہ تین چار رجمنٹیں منحرف ہیں لیکن صاحبانِ [ص 3 کالم 2] انگریز سے کچھ دشمنی نہیں رکھتے۔ 19/ تاریخ برگت انگریزی جو کہ جلال آباد سے آیا تھا پھر علی مسجد کو کوچ کرنے کا قصد کرنے کو تھا لیکن بہ باعث نہ بہم پہنچنے اُونٹوں کے کوچ ان کا ملتوی رہا مگر عنقریب روانہ ہوگا۔

کلکتہ

صاحب اخبارِ ماہِ منیر لکھتے ہیں کہ اربابِ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ املاک پبلک پر جہاں کہ خاص و عام آن کر جمع ہوتے ہیں مثل ناچ گھروں انگریزی اور ٹون ہال اور املاک متعلقہ مثل دوکانوں حویلی وغیرہ مسجدوں اور امام باڑوں اور معابد ہنوز پر بھی ٹیکس مقرر کریں لیکن خاص معابد پر سرکار ٹیکس مقرر نہیں کرے گی۔ جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں چنانچہ جس جس معابد سے کوئی دوکان وغیرہ تعلق نہیں رکھتی اس سے کچھ ٹیکس نہیں لیا جاوے گا کیونکہ وہ خانہ خدا ہے کسی کی مِلک نہیں ہے۔ ایک روز بازار دھرم تلہ میں درمیان ملازموں محمد حیدر خان اور اہلِ بازار کے کچھ جھگڑا فساد ہوگیا پچیس آدمی بازاریوں میں سے زخمی ہوئے۔ ایک عورت محتالہ ایک پرتگیز کی عورت کے لڑکے کو کہ پانچ برس کا تھا کچھ شیرینی کی طمع سے بہکا کے اور لباس انگریزی پہنا کے واسطے بیچنے کے ایک انگریز کے پاس لے گئے صاحب مذکور قیمت لڑکے کی حسب دلخواہ دلالہ کو دے کر لڑکے کو لانے لگا لڑکے نے رُونا شروع کیا اور ماں کو یاد کرنے لگا۔ آخرش ظاہر ہوا کہ یہ لڑکا کسی اور کا ہے سو بعد بہت سی تحقیقات کے صاحب مذکور نے لڑکے کو مع عورت کے صاحب

عدالت کے پاس بھیج دیا سو مقدمہ زیرِ تجویز ہے۔

اب سنا جاتا ہے کہ کہ ارمنی گرجا گھر پر دو سو روپیہ اور گریک گرجا گھر پر سو روپیہ اور نئے ناچ گھر پر کہ ساتھ نام پارکر بلڈنگ کے مشہور ہے چھ سو روپیہ ٹیکس کا مقرر کیا گیا ہے اور اشتہار مالکانِ مکان کے پاس بھیجے گئے ہیں۔

اخبارِ مقامات مختلفہ

اخبارِ موسومہ ہرکارہ سے واضح ہے کہ محمد علی پھر کوشش کرتا ہے واسطے مقرر کرنے اپنی حکومت کے سیعان میں لیکن اس کے نائب ذوالفقار خان حاکم بامیان نے اُس کے قلعہ پر حملہ کیا حتیٰ کہ محمد علی اور اُس کے بیٹے مقامِ باجگاہ میں بھاگ گئے۔۔۔ حکم ہے کہ بہت سا سامان لڑائی کا فوراً طرف مشرق کے بھیجا جاوے چنانچہ قریب پانچ سو ٹپہ باروت کے اور اسی قدر گولیوں اور گولوں کے عنقریب جہاز پر لدنے کو ہے۔ اخبارِ انگلش مین سے واضح ہوتا ہے کہ کمانڈر انچیف صاحب ستمبر کے مہینے میں ایک کشتی دُخانی پر کلکتہ سے سوار ہوں گے اور الہٰ آباد میں جاویں گے اور درمیان میں یا آخر ماہ اکتوبر تک طرف شمال کی کوچ کریں گے۔ مشہور ہے کہ میجر جنرل سر جان فز جرلڈ صاحب نے بیچ اختیار کرنے حکومت سپاہِ سندھ کے انکار کیا ہے بہ باعث نزدیکی ایام دورہ اسٹیف کے۔ واضح ہوتا ہے کہ نصیر خان پہاڑوں میں جنوبی اور [ص 4 کالم 1] مغربی قلات کے منڈلاتا پھرتا ہے۔ کرنیل سٹیسی صاحب قلات میں ہیں اور اکثر پیغام درمیان اُن کے اور مسٹر روس بل صاحب کے جو کہ کوئٹہ میں ہیں ہوتے رہتے ہیں۔۔۔ درمیان دیناپور اور غازی پور کے ہیضہ وبائی بہ شدت جاری ہے۔ پچیس تیس آدمی ہر روز مرتے رہتے ہیں۔ صاحبِ اخبار مدراس بہ موجب مضمون چٹھی موطین کے حال گرفتاری تین افسران انگریزی سپاہ مدراس یعنی کپتان برٹ اور لفٹنٹ ریویل اور لفٹنٹ گب کا اس طرح لکھتے ہیں کہ صاحبانِ مذکورین واسطے شکار کے گئے تھے۔ قضاءِ سرحدات راجۂ برہما میں چلے گئے وہاں ایک گروہ مسلح نے اُنھیں گرفتار کیا اور سات دن تک قید رکھا بعد ازاں قید سے تو چھوٹے مگر بطور نظر بند ہیں۔ دس روپیہ جو کہ بیچ حراست فتح سنگھ مان متوسل والی پنجاب کے فیروز پور سے طرف پشاور کے روانہ کیا گیا تھا۔ بخیریت تمام متصل راول پنڈی کے پہنچا۔ جنرل معتبر سنگھ فیروز پور میں آن کر کرنیل بارش صاحب ساتھ واسطے سیر و شکار کے گیا تھا سو بیسویں تاریخ ماہِ گذشتہ کو طرف لُدھیانہ کے روانہ ہوا۔ نواب بہاول خان ابھی احمد پور میں ہی مقیم ہیں درمیان نوابِ موصوف اور امیران سندھ کے طریقۂ دوستی اور خط و کتابت کا جاری ہے وکیل امیرانِ موصوفین کا مع تحایف کے نوابِ موصوف کے پاس آیا اور اُن کا ایک دیوان بھی کچھ تحفہ جات واسطے نوابِ موصوف کے لے کر خان پور تک پہنچا ہے عنقریب بیچ خدمت نواب موصوف کے حاضر ہوگا لیکن ابھی نہیں دریافت ہوا کہ واسطے کس کام کے آیا ہے۔۔۔ خبر تھی کہ اہالیانِ حرم سلطانی خیر آباد سے کوچ کر کے اور مقامِ اکورہ میں پہنچ کے مقام کریں گے سُو اگر پشاور میں مقام نہ کیا ہوگا تو درہ خیبر میں پہنچ گئے ہوں گے۔ اخبار لُدھیانہ سے ظاہر ہوتا ہے

کہ باوجود یہ کہ اربابِ گورنمنٹ نے بہ باعث لحاظ دوستی کے ضلع غوریان کا والی ایران سے کامران شاہ والیِ ہرات کو دلوادیا تھا مگر ازبس نا احسان مندی کے کامران شاہ نے سرکارِ انگریزی سے برخلاف ہو کر طریقۂ بغاوت کا اختیار کیا ہے۔

بخارا

واضح ہو کہ شاہ بخارا نے جو دیکھا کہ سپاہ بادشاہِ روس کی بہ باعث سختی راہ اور ریگستان دشوار گذار کے اس طرف نہ آسکی اور واپس چلی گئی تو صلاحِ وقت جان کے گورنمنٹِ انگریزی سے صلح اور دوستی کی اور کرنیل اسٹوڈرٹ صاحب بہادر کو قید سے رہائی دی کہتے ہیں کہ قیصر روم نے بھی بہ پاس دوستی اور صلح گورنمنٹ کے شاہ بخارا کو لکھا ہے کہ اربابِ گورنمنٹ سے صلح کرنی تم کو مناسب ہے۔

بمبئی

ظاہر ہوتا ہے کہ چند بنیوں نے مقام بھونگر میں متفق ہو کر ایک دوکان ہنڈوں کی کی تھی ایک روز انہوں نے تین قلیوں کے تئیں مع تین ہزار روپیہ کے مقام دھولرا بندر میں ایک سوداگر کے پاس بھیجا۔ راہ میں غارتگروں نے اُن پر حملہ کیا اور [ص 4 کالم 2] تمام روپیہ لوٹ لے گئے۔ قلی لوگ واسطے ظاہر کرنے اِس حال کے بھونگر میں آئے بنیوں نے یہ گمان کیا کہ قلی روپیہ مارا چاہتے ہیں۔ نظریں اُن کو ایک حویلی علیحدہ علیحدہ قید کیا اور اُن سے حال رکھنے اور چھپانے روپیہ کا پوچھنے لگے۔ جب اس سے بھی کچھ مطلب حاصل نہ ہوا تب اُن کے ناک کان میں تھیلیاں ٹھنڈی چیزوں مثل شورہ وغیرہ کے باندھ دیں بیچارہ غریب قلی اس اذیت [کو] نہ سہہ سکے ایک اُن میں سے تو جلد مر گیا دوسرا اندھا ہو گیا اور تیسرے کی بھی توقع زیست کی نہیں ہے۔ القصہ غریب آٹھ دس آدمیوں کے اس جرم میں ملزم ہیں اور گرفتار ہو کر صاحب مجسٹرٹ احمد آباد کے پاس بھیجے گئے ہیں۔ اغلب ہے کہ ان لوگوں کو بروقت ثبوت جرم کے سزائے سنگین مثل قصاص وغیرہ کے ملے گی۔

آگرہ

COPYRIGHT

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ایک جوڑی گھوڑیوں کی جو کہ کپتان لارنس صاحب کے طویلہ واقع متھرا میں سے چوری گئی تھی وہ اب تک نہیں پائی ہیں اگرچہ سنا جاتا ہے کہ اُن کا کھوج ریاست دھول پور اور گوالیار میں لگایا لیکن اب سنا جاتا ہے کہ سُراغ اُن گھوڑیوں کا ایک گاؤں میں علاقہ ریاست بھرت پور کے لگا مگر اربابِ پولیسِ انگریزی کو اجازت تلاشی کی نہ ہوئی۔ مہاراجہ فرمانروائے گوالیار نے تیس ہزار آدمی واسطے سزادہی غارت گروں مقامِ کندولی کے جو کہ کنارہ دریائے چمبل پر واقع ہے بھیجا ہے کیونکہ یہ لوگ رعایا کو بہت ستاتے رہتے ہیں۔

خط
صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہ،

حالاتِ قلعہ مبارک میں اکثر چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں لکھوں لیکن بہ سبب عدم فرصت کے حالِ مفصل لکھ نہیں سکتا اور جو کبھی کچھ لکھتا ہوں تو آپ تمام وکمال اُسے درج اخبار نہیں کرتے چونکہ چھاپہ خانہ خصوصاً اخبار صرف واسطے رفاہِ عام خلق اللہ کے موضوع ہیں اور میں بھی محض بنظر رفاہِ عام کے اکثر اِس باب میں لکھتا ہوں اس واسطے میں امید رکھتا ہوں کہ جب کبھی آپ کی خدمت میں اسی قسم کے مضمون کچھ لکھوں تو آپ کو درجِ اخبار کرنا چاہیے۔

تنخواہ نہ تقسیم ہونے سے قلعہ مبارک کے اعلیٰ اور ادنیٰ بہت حیران وتباہ ہیں بعض اس قسم کے لوگ اب دخیل کار ہوئے ہیں کہ بہت خوف ہے فساد کا بعض وہ لوگ جو سٹیٹن صاحب بہادر ریذیڈنٹ کے وقت میں قلعہ سے بلکہ شہر سے نکالے گئے تھے پھر اختیار دیے گئے ہیں اور بعض اس قسم کے لوگ مقربِ حضورِ سلطانی ہو رہے ہیں کہ عقلا اور اکثر عاقبت اندیش لوگ خیال کرتے ہیں کہ کچھ تعجب نہیں جو پھر مرزا جہاں گیر بہادر مرحوم کے وقت کا سا معرکہ درپیش آوے اہلکارانِ سرکاری ہوشیاری کریں کہ ایک دن اثر اِس کا ظاہر ہوگا تفصیل اس اجمال کی واسطے پرچہ آئندہ کے اب کے آپ کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھی جاوے گی تو مفصل حال منکشف ہوگا۔

الراقم محمد

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT